بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۃ دروسِ رمضان (24)

نیکی پر ثابت قدم رہنے کے اسباب

① نیکی پر ثابت قدم رہنے کی کوشش:

اطاعت اور نیکی پر قائم رہنے کا سب سے بنیادی سبب یہ ہے کہ بندہ خود بھی ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے، یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ خود ہی نیکی سے دُور ہونے لگ جائے۔ جب ایک بندہ قصداً نیکی کے کاموں سے غفلت برتنے لگے گا تو وہ دیگر جتنے بھی اسبابِ استقامت اختیار کرلے وہ فائدہ مند نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اسباب تب ہی مفید اور مؤثر ثابت ہوں گے جب آپ کے اندر بھی نیکی کا جذبہ اور اطاعت کی خُو بیدار رہے گی، نیز آپ اس کے لیے کوشاں بھی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ [العنکبوت:69]

"جو لوگ ہماری خاطر کوششیں کریں گے یقیناً ہم انہیں اپنی راہ کی ہدایت بخشیں گے، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

یعنی جن کے دِلوں میں نیکی کا سچا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور وہ اس کے لیے کوشش بھی کرتے رہتے ہیں، ان کی اللہ تعالیٰ خصوصی راہنمائی فرماتا ہے اور ان کے لیے اپنی طرف آنے والے تمام راستے ہموار کر دیتا ہے، تاکہ وہ منزلِ مقصود کو پاسکیں۔

② ایک کے بعد دوسری نیکی:

نیک کاموں سے وابستہ رہنے کا ایک سبب یہ ہے کہ نیکیوں کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا جائے، خواہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہی ہوں۔ اگر آپ نے ایک نیک کام کیا ہے، اس پر آپ کو قلبی راحت، سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے تو لازم ہے کہ آپ اس کے بعد بھی کچھ نہ کچھ نیکی کے کام کرتے رہیں۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ نیک کام کسی ایک نوعیت ہی کے ہوں بلکہ مختلف اور متنوع بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کو نماز پڑھنے سے روحانی سکون حاصل ہوا تو آپ روزانہ کے دو نفل مزید پڑھنا شروع کر دیں، پھر جب دِل مزید

راغب ہو جائے تو اشراق کا اہتمام شروع کر دیں، پھر تلاوتِ قرآن، مسنون اذکار، دعا، استغفار، درود و سلام جیسے وظائف کو تدریجاً اپنے معمولات کا حصہ بنا لیں، پھر جب دِل محبت الٰہی سے معمور ہو جائے تو تہجد کے وقت رب سے ملاقات شروع کر دیں۔

آپ کسی مختصر سی نیکی کو بھی چھوٹا مت سمجھیں۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقٰی أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

''نیکی کے کسی کام کو بھی کمتر بالکل نہ سمجھو، خواہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تم اپنے بھائی سے مسکراتے چہرے سے ملو۔''

صحیح مسلم: 2626

اگر آپ بظاہر چھوٹی سی نیکی پر تسلسل پر اور دوام کے ساتھ عمل پیرا ہو جائیں گے تو گویا آپ نے اللہ تعالیٰ کو ایک انتہائی محبوب عمل اپنا لیا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ))

''اللہ کے ہاں سب سے محبوب عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی اپنائی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔''

صحیح البخاری: 6464، صحیح مسلم: 782

③ گناہ کے بعد نیکی کا عمل:

کوئی بھی انسان خواہ گناہ کا کام قصداً ہی کرے، وہ یہ نہیں چاہے گا کہ مجھے اس کی سزا ملے، بلکہ گناہ کرنے کے بعد اس کی یہی خواہش ہو گی کہ مجھے اس گناہ کی معافی مل جائے۔ اسی سے ہم نیکی کو اپنانے کی ایک صورت یہ نکال سکتے ہیں کہ بندہ گناہ کی معافی کی اُمید میں اس عمل کی پابندی کرنے لگ جائے کہ جب بھی اس سے سہواً یا ارادتاً گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اس کے فوراً بعد نیکی کر لیا کرے۔ اس عمل کے دو فائدے ہوں گے:

1...... وہ گناہ معاف ہو جائے گا۔

2...... نیکی کرنے کی عادت پڑ جائے گی، جو آہستہ آہستہ گناہوں کو ترک کر دینے کا ذریعہ بن جائے گی۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

((اِتَّقِ اللهِ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا))

''تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے فوراً بعد نیکی کر لیا کرو، وہ اس گناہ کو مٹا دے گی۔''

سنن الترمذی: 1987

④ خدافراموشی سے اجتناب:

جو بندہ اللہ کو فراموش نہیں کرتا اس پر ہدایت کے دروازے بند نہیں ہوتے، خواہ اس میں عملی طور پر کچھ کوتاہیاں بھی موجود ہوں۔ اللہ کو فراموش نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے دِل میں اللہ کی نگرانی ونگہبانی کا احساس رہے، وہ اپنے دِل میں اللہ کا ڈر موجود رکھے، اسے خلوت میں بھی یقین کامل ہو کہ اسے اللہ دیکھ رہا ہے، اسے اپنے رب کے عذاب کا خوف بھی رہے اور اس کی رحمت کی اُمید بھی۔ ایسے بندے میں بڑی خیر ہوتی ہے۔ وہ اگر وقتی طور پر اعمالِ خیر سے دُور بھی ہو جائے تو پھر بھی اللہ کی حفاظت اور نصرت سے محروم نہیں رہتا بلکہ اپنے دِل میں پائے جانے والے نیکی کے داعیے کی وجہ سے بہت جلد نیکی کا عامل بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اسے اپنی جانب متوجہ کر لیتا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی:

((احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ))

''تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو؛ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کو یاد رکھو؛ تم اسے اپنی سمت میں پاؤ گے۔''

سنن الترمذی: 2516

⑤ نیک لوگوں کی صحبت:

نیکی اور اطاعت کے اعمال پر ثابت قدم رہنے کا ایک سبب یہ ہے کہ برے لوگوں کی صحبت ترک کر کے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ یہ فطری امر ہے کہ آپ کی جیسی بیٹھک ہوگی ویسی صحبت ہوگی اور آپ پر آپ کے دوست و احباب کا واضح اثر نظر آئے گا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَرْءُ عَلٰى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ))

''آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہی ہوتا ہے، سو تم میں سے (ہر) شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بناتا ہے۔''

سنن أبی داود: 4833، سنن الترمذی: 2378

فارسی کا مقولہ ہے: ''صحبت صالح ترا صالح کند، صحبت طالح ترا طالح کند۔'' یعنی نیک صحبت آپ کو نیک اور بری صحبت آپ کو برا بنا دے گی۔ صحبت اور مجلس سے انسان اپنے ساتھی کی عادات اور رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے، پھر دھیرے دھیرے اس کی محبت بھی دِل میں گھر کر جاتی ہے اور معاملہ دِین وعقیدے تک جا پہنچتا ہے، اس لیے صاحب ایمان کے علاوہ فاسق وفاجر کی صحبت سے گریز کرنا چاہیے اور دوستی ہمیشہ صاحبِ ایمان سے رکھنی چاہیے، وہ آپ کو نیکی

کی ترغیب بھی دیتا رہے گا اور آپ کی اصلاح و تربیت بھی کرتا رہے گا۔

⑥ ثابت قدمی کے لیے دُعا:

اگر بندہ نیکی پر عمل پیرا رہنے کا سچا ارادہ رکھتا ہو لیکن بشری کمزوری، غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے دوام نہ رہ پاتا ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ وہ استقامت کی دولت سے بہرہ مند فرما دے۔

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونا چاندی جمع کر رہے ہیں تو تم ان کلمات کو ذخیرہ کر لینا:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْأَمْرِ وَالْعَزِیمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ.

”اے اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور رُشد و ہدایت پر پختگی کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے تیری رحمت کا موجب اور تیری مغفرت کا یقینی سبب بننے والے اعمال کا سوال کرتا ہوں۔“

سلسلة الأحاديث الصحيحة:3228

ذخیرہ کرنے سے مراد ہے کہ ان کا کثرت سے وِرد کیا کرنا، تاکہ تم شیطانی حملوں، گناہوں کی آفات، فتنوں میں مبتلا ہونے اور نیکی کے کاموں سے محروم ہونے سے محفوظ رہ سکو اور رُشد و ہدایت پر ثابت قدم رہو۔

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر　　إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحكمة انٹرنیشنل

......لاہور......